بسم اللہ الرحمن الرحیم

إن الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ أن یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

یوم چہار شنبہ

قادیان

قیمت سالانہ ۱۸ روپے — ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵	۲۵ ماہ احسان ۱۳۲۶ ہش	۵ شعبان ۱۳۶۶ھ	۲۵ جون ۱۹۴۷ء	نمبر ۱۴۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ گو ابھی کان کا درد کلی طور پر رفع نہیں ہوا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مد ظلہا العالی کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب بدستور علیل ہیں صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو تازہ رؤیا

فرمودہ ۱۷ جون ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب

مرتبہ: چودہری فیض احمد صاحب گجراتی

(۱)

فرمایا دو تین دن ہوئے میں نے رؤیا میں دیکھا کہ چار یا پانچ لنگور ہیں جو میرے بائیں طرف سینے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں۔ ممکن ہے وہ کوئی اور چیز ہوں مگر خواب میں میں ان کو لنگور ہی سمجھتا ہوں۔ لیکن وہ اتنے چھوٹے چھوٹے ہیں کہ اگر ہاتھ کی ہتھیلی کو پھیلا دیا جائے تو اس میں آسکتے ہیں۔ وہ سارے کے سارے بڑے زور کے ساتھ میرے سینے کو پکڑے ہوئے ہیں۔ میں اپنے دل میں خیال کرتا ہوں کہ جب میں ان کو ہٹانے لگوں گا۔ یہ میرا ضرور مقابلہ کرینگے۔ اور میں سوچتا ہوں کہ کونسا مناسب موقعہ ہو۔ کہ ان کو ہٹایا جائے۔ میں اسی فکر میں تھا کہ میں نے خیال کیا۔ کہ اب ان کو ہٹانا چاہیئے۔ یہ سوچ کر میں نے اپنا ایک ہاتھ آگے بڑھایا۔ تاکہ میں انکو ہٹاؤں۔ مگر جب میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ تو انہوں نے بھی اپنے ہاتھ لمبے کر کے میری کلائی پکڑ لی۔ اور دوسرے ہاتھ سے میرے سینہ پر زور دینا شروع کیا۔ اس وقت ان کا زور اچھا خاصہ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اکٹھا زور لگا رہے ہیں۔ ادھر انہوں نے میرا ہاتھ بھی کلائی کی جگہ سے مضبوطی کے ساتھ پکڑا ہوا ہے۔ ادھر وہ میرے سینے پر زور ڈال رہے ہیں۔ اور انہوں نے میرا ہاتھ اس طرح پکڑا ہوا ہے کہ مجھے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرے ہاتھ کو وہ اپنی طرف نہیں جانے دینگے۔ اس وقت پھر میں اپنے دل میں سوچتا ہوں کہ اس وقت موقعہ ہے یا نہیں۔ کہ میں ان کو ہٹاؤں۔ میں اسی تردد میں تھا۔ کہ آخر میں نے اپنے دل میں فیصلہ کیا۔ کہ اب ان کو پکڑ کر پرے پھینک دینا چاہیئے۔ جب یہ فیصلہ کر کے میں نے اپنے ہاتھ کو زور سے آگے بڑھایا۔ تو وہ ایک ہی جھٹکے سے مردہ جسموں کی طرح دور جا کر گر گئے۔ اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی۔ اور آنکھ کھلنے پر بھی مجھے یوں محسوس ہوا جیسے یہ واقعہ سچ مچ ہو رہا تھا۔

فرمایا اس خواب سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ چار یا پانچ کی تعداد میں ہمارے دشمن ہیں یا بعض نقصان دہ چیزیں ہیں۔ یعنی یا تو چار یا پانچ انسان ہیں۔ یا چار پانچ چیزیں ہیں یا چار پانچ فرقے ایسے ہیں۔ جن کا تھوڑا بہت دباؤ احمدیت پر ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا ہے۔ کہ وہ ان سب دشمنوں کو دور پھینک دے گا۔ اور جماعت کو ان کے ضرر سے محفوظ رکھے گا۔

(۲)

فرمایا آج رات میں نے ایک رویا دیکھی ہے۔ اس کے بعض حصے بتانا میں مناسب نہیں سمجھتا صرف "خلاصۃً" بیان کر دیتا ہوں۔

میں نے رویا میں اپنے آپ کو کسی شہر میں دیکھا کوئی بازار ہے جس میں سے میں گزر رہا ہوں۔ میرے آگے آگے درد صاحب (مولوی عبد الرحیم صاحب درد) جا رہے ہیں۔ اتنے میں ایک کونے میں سے کسی شخص نے شور مچانا شروع کر دیا۔ جس پر پولیس اور کچھ فوج آپہونچی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درد صاحب اور میں کسی ضروری کام کے لئے جا رہے ہیں۔ جب ادھر سے شور ہوا۔ اور پولیس اور فوج آپہنچی۔ تو ہمیں خطرہ پیدا ہوا۔ کہ گورنمنٹ ہم پر کوئی الزام نہ لگا دے۔ کہ ان کا بھی اس فساد میں کوئی ہاتھ ہے۔ میں نے دیکھا کہ درد صاحب تیزی کے ساتھ وہاں سے نکل جانا چاہتے ہیں۔ ان کے تیزی سے چلنے کی وجہ سے میرے اور ان کے درمیان دو تین سو گز کا فاصلہ ہو گیا۔ یکدم مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درد صاحب کے پاس کچھ سلسلہ کے کاغذات ہیں اور انہیں خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہ اگر گورنمنٹ تلاشی لے تو یہ کاغذات ان سے چھین نہ لے

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

جائیں۔ کاغذات گورنمنٹ کے خلاف تو نہیں ہیں۔ مگر چونکہ وہ جماعت سے تعلق رکھنے والے ضروری کاغذات ہیں۔ اس لئے خطرہ ہے کہ پولیس تلاشی کے وقت ان کو اپنے قبضہ میں نہ لے لے۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ درد صاحب ادھو کرتے ہوئے پیچھے کو دوڑے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کاغذات پیچھے رہ گئے ہیں۔ اور انہیں خطرہ ہے کہ کہیں پولیس ان کاغذات پر قبضہ نہ کرلے۔ میں نے ان کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر یہ فیصلہ کیا۔ کہ میں ان کاغذات پر جاکر قبضہ کرلوں۔ اور واپس لوٹ کر جلد جلد پیچھے کی طرف چلا۔ مگر پھر نہ معلوم کاغذ لیکر یا ان کے بغیر ادھر واپس ہوگیا جدھر ہم پہلے جارہے تھے۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ ہم دونوں ایک مکان کے اندر چلے گئے۔ وہاں میں نے دیکھا کہ کچھ غیر احمدی ہیں ایک درد صاحب ہیں اور ایک میں ہوں۔ اس کے بعد مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کے حکام دروازے پر پہنچ گئے ہیں۔ اور وہ اس مکان کے اندر آکر مسلمانوں کو اور خصوصاً ہمارے متعلق دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہاں ہیں یا نہیں اتنے میں صاحب خانہ نے ہمیں کہا۔ آپ لوگ اوپر چڑھ جائیں۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کوئی پوشیدہ جگہ ہے۔ پہلے کچھ غیر احمدی اوپر چڑھے اور پھر میں چڑھا۔ وہ جگہ ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے جہازوں کے اندر سیڑھیاں ہوتی ہیں۔ اور وہ جگہ بہت تنگ سی ہے۔ میں اوپر چڑھ کر اس سوراخ کے دائیں بائیں لاتیں پھیلا کر لیٹ گیا۔ جس جگہ میں لیٹا ہوں۔ وہاں میرے اوپر ایک کینوس (Canvas) پڑی ہے۔ میرا منہ تو ننگا رہا اور باقی سارا جسم کینوس اوپر آجانے سے ڈھانپا گیا۔ میں نے دیکھا کہ آگے ساری چھت پر ہندو بیٹھے ہیں۔ ان کو دیکھ کر میں اپنے دل میں خیال کرتا ہوں۔ کہ یہ اچھی محفوظ جگہ ہے! جن کی طرف سے ہمیں کسی الزام کا خطرہ ہوسکتا ہے۔ وہ لوگ تو یہاں موجود ہیں۔ اتنے میں وہ افسر جو نیچے دروازہ کی طرف آئے تھے۔ مکان کے پچھواڑے کی طرف سے آتے ہیں۔ اور نیچے سے آواز دیکر پوچھتے ہیں کہ یہاں کوئی مسلمان ہیں یا نہیں یا وہ ہمارے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ یہاں ہیں یا نہیں۔ ان افسروں نے جب یہ سوال کیا کہ مسلمان اندر ہیں یا نہیں تو میں نے دیکھا کہ چھت پر بیٹھے ہوئے مسلمانوں نے ہندوؤں سے اتنی لجاجت کی۔ کہ جس کی کوئی حد ہی نہیں۔ وہ بار بار کہتے کہ اپنے بچوں کا صدقہ۔ اپنی جوتیوں کا صدقہ ہمارا نام نہ لینا۔ جس شخص کا وہ گھر ہے۔ (ان کا نام تو میں جانتا ہوں وہ ایک بڑے لیڈر ہیں مگر اس وقت میں ان کا نام بتانا مناسب نہیں سمجھتا) ان کی بیوی تو فوت ہوچکی ہے۔ مگر خواب میں میں سمجھتا ہوں کہ وہ زندہ ہے۔ اور وہ بھی تاکید کرتی ہے کہ مسلمانوں کا نام نہ لیا جائے۔ کیونکہ یہ ہمارے مہمان ہیں۔ اتنے میں پھر ان افسروں نے وہی سوال کیا۔ کہ مسلمان اندر ہیں یا نہیں؟ اس پر ان سینکڑوں ہندوؤں نے زور سے اپنی انگلیاں ہلانی شروع کیں جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ یہاں کوئی مسلمان نہیں۔

فرمایا۔ اس خواب کے بعض حصے میں نے ظاہر کئے ہیں۔ اور بعض کو ظاہر کرنا میں اس وقت مناسب نہیں سمجھتا۔ اس خواب سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کے لئے ابھی کچھ مزید ابتلا باقی ہیں۔ یوں تو ان کو تسلی ہوچکی ہے کہ ان کے مطالبات مان لئے گئے ہیں۔ اور گورنمنٹ نے ان کا حق انہیں دلادیا ہے۔ مگر میرے نزدیک ابھی کچھ ابتلا ان کے لئے مقدر ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ کچھ برطانوی افسر ابھی تک مسلمانوں کے خلاف ہیں۔ اور ہندوؤں کے حق میں ہیں۔ اور یہ جو سمجھا جارہا ہے۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان جو جھگڑے تھے۔ ان کا فیصلہ ہوگیا ہے۔ میرے نزدیک ابھی پوری طرح اس کا فیصلہ نہیں ہؤا۔ ابھی مسلمانوں کے لئے کچھ اور مشکلات بھی ہیں۔

وقف جائیداد و آمد کے وعدوں کی میعاد

۳۰ جون تک بڑھا دی گئی ہے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حفاظتِ مرکز کے چندوں (وقف جائیداد۔ وقف آمد) کے وعدے کرنے اور فہرستیں ارسال کرنے کی میعاد ۳۰ جون ۱۹۴۷ء تک بڑھا دی ہے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک مکمل فہرستیں نہیں بھیجیں۔ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ کریں۔ اور جلد سے جلد فہرستیں ارسال کرنے کی کوشش کریں÷

زمیندار احباب خدمت دین کیلئے زندگیاں وقف کریں

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ مئی ۱۹۴۷ء میں زمیندارہ وقف کی تحریک فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالےٰ نے زمینداروں کے لئے بھی موقعہ پیدا کردیا ہے۔ اور آج میں جماعت کے زمینداروں کو بلاتا ہوں کہ وہ سلسلہ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اور ان کو جو گزارے دیئے جائیں۔ ان کو انعام سمجھ کر کام کرتے چلے جائیں۔ اور جہاں ہم ان کو بھیجیں وہاں جائیں۔ اور جن حالات میں ہم ان کو رہنے کے لئے کہیں ان حالات میں وہ رہیں ہمیں ایسے لوگوں کی ضرورت ہے۔ جو زمیندارہ کام جانتے ہوں۔ اور سخت سے سخت کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ممکن ہے ہمیں ان کو ایسی جگہ بھیجنا پڑے جہاں گھنے جنگل ہوں۔ اور ان جنگلات میں درندے وغیرہ ہوں۔ اور ممکن ہے سندھ کی زمینوں پر بھی ان سے کام لیا جائے۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں۔ کہ سلسلہ کی زمینوں پر جہاں باقی کارندے واقفِ زندگی ہوں۔ وہاں مزارع بھی واقفین ہی ہوں۔ یعنی ہل چلانے والا بھی واقفِ زندگی ہو۔ اور ہل چلوانے والا بھی واقفِ زندگی ہو۔ اور نگرانی کرنے والا بھی واقفِ زندگی ہو۔ اللہ تعالےٰ یہ نہیں دیکھے گا۔ کہ کون پڑھا ہؤا تھا۔ اور کون اَن پڑھ تھا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ دیکھے گا۔ کہ میری خاطر جان کس نے پیش کی۔ اور جان پیش کرنے کے لحاظ سے پڑھا ہؤا اور اَن پڑھ دونوں برابر ہیں۔ اور ثواب میں برابر کے شریک ہیں۔ پس یہ زمینداروں کی حسرت کے پورا ہونے کا موقعہ ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ قربانی کرکے پڑھے ہوئے لوگوں کے برابر ہوجائیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔"

حضور کے ارشاد کی تعمیل میں جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور امرا صاحبان اپنی اپنی جماعت میں سے اس ضمن میں وقف کرنے والے احباب کے نام دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ وکیل الدیوان تحریک جدید قادیان۔

مجالس انصاراللہ

۷ جون ۱۹۴۷ء کے اخبار الفضل میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ماہ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں انصار جماعت کا امتحان ترجمہ نماز و دعا مسنونہ کا لیا جائیگا۔ امتحان میں شامل ہونے والوں کی فہرستیں تین ہفتہ تک تیار کرکے دفتر ہذا میں بھجوائی جائیں۔ نیز یہ کہ جو نماز کا ترجمہ نہ جانتے ہوں۔ ان کی تعلیم کا جو انتظام کیا گیا ہو۔ اس سے بھی اطلاع دیں۔ مگر کم جماعتوں نے توجہ فرمائی ہے۔ لہذا جن جماعتوں نے فہرستیں وغیرہ مرکز میں نہیں بھجوائیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ فوراً تیار کرکے دفتر مرکزیہ انصاراللہ میں بھجوا دیں۔ سخت تاکید ہے۔ (قائد تعلیم و تربیت)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

کانگرس کے نت نئے جھگڑے

لارڈ مونٹ بیٹن کی تجویز کو منظور کر کے بھی کانگرس اپنی دیرینہ عادت کی وجہ سے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے۔ پھر جھگڑے کی صورتیں نکال رہی ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ حالانکہ تجویز میں صاف طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کو دو علاقوں ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ لیکن کانگرس اب یہ کہنے لگ پڑی ہے کہ ہندوستان سے کچھ حصہ الگ کر دیا گیا ہے۔ تجویز میں دونوں حصوں کے لئے ایک ہی قسم کے الفاظ اور ایک ہی انداز اختیار کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ کانگرس یہ نئی تشریح اب اس لئے کرنا چاہتی ہے۔ کہ خود تو وہ جمے جمائے گھر پر قبضہ کر لے۔ اور نئے تانے بانے کا سارا بوجھ پاکستان پر جا پڑے۔ حالانکہ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ کوئی حصہ دوسرے پر کسی قسم کی ترجیح نہ دیا جائے۔ ہمیں ڈر ہے کہ اگر کانگرس نے اس تجویز میں بھی اسی طرح رخنے نکالنے شروع کر دیئے۔ جس طرح اس نے ۱۶ رمئی والی اسکیم میں کیا تھا۔ تو آزادی کا معاملہ پھر ضرور گڑبڑ پڑ جائے گی۔ اور اس کی ساری ذمہ واری اسی پر عائد ہوگی۔

دوسری بات جس میں کانگرس محض سینہ زوری سے کام لے رہی ہے والیان ریاست کا معاملہ ہے۔ ظاہر ہے کہ ریاستوں اور برطانیہ کے تعلقات خاص معاہدات کی بناء پر تھے۔ برطانیہ نے اس امر کی غیر مبہم الفاظ میں توضیح کر دی ہے کہ برطانوی ہندوستان کے اختیارات ہندوستان اور پاکستان کو سونپنے سے ریاستوں کے تعلقات کسی حصہ کو ورثہ نہیں پہنچتے۔ ہاں یہ ریاستوں کی اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ کہ وہ چاہیں تو ہندوستان یا پاکستان سے اپنے تعلقات قائم کر لیں۔ اس معاملہ میں یہ اختیار آزادی کی کافی دلیل ہے۔ کہ کانگرس کی والیان ریاست کو دھمکیاں بالکل ناجائز ہیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ لارڈ مونٹ بیٹن کی تجویز میں سرحد کے استصواب رائے کے متعلق یہ اصول قائم کیا گیا ہے۔ کہ استصواب رائے پاکستان یا ہندوستان کے متعلق ہوگا۔ مگر اب گاندھی جی کی شہ پر آزاد پٹھانستان کا شوشہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہ بات کس قدر دیانتداری کے خلاف ہے کہ جب ایک تجویز کو من وعن قبول کر لیا گیا ہے۔ تو اب اس میں ایسے رخنے نکالے جائیں۔ جس سے مقصود محض مسلم لیگ کو دق کرنا ہو۔ کانگرسی لیڈر تو خیر حد درجہ کے حریص دنیادار واقعہ ہوئے ہیں نہایت افسوس ہے تو گاندھی جی پر ہے کہ آپ کھلم کھلا آزاد پٹھانستان کی حمایت تو آپ ایسے اکھنڈ ہندوستان کا حصہ بنانے کے ازبس خواہشمند تھے لیکن اب خدا جانے کیا ہوا ہے کہ پٹھانوں کی آزادی کی محبت یکلخت آپ کے سینہ میں پیچ وتاب کھانے لگی ہے۔ حیرانی یہ ہے کہ بات اتنی واضح ہے کہ کس کو خبر نہیں ہے کہ یہ تیرا فریب پھر بھی آپ جیسے کہ پیار رکھتا جیسی متبرک چیز کے بعد ایسا خلاف واقعہ دور از انصاف یوں بیان دیئے چلے جاتے ہیں۔ اور اپنی بزرگی اور پوزیشن کا بھی لحاظ نہیں کرتے۔ سرحدی صوبہ ہندوستان کا ہی ایک حصہ ہے۔ اور تجویز میں یقیناً اس کے لئے ایک خاص لائحہ عمل مقرر کیا گیا ہے۔ اور سب نے اس کو تسلیم کر لیا ہے۔ اب گاندھی جی کا یہ کہنا کہ استصواب رائے اندھیرے میں چھلانگ لگانا ہے کہاں کی عقلمندی ہے۔ پھر عجیب بات یہ ہے۔ کہ کل تک اور اپنے گذشتہ ادعا کے برعکس بیان دینے سے ذرا نہیں جھجکتے۔ کیا یہ خواہ مخواہ کا جھگڑا پیدا کرنا نہیں؟

کانگرس کے ان فضول جھگڑوں کو دیکھ کر کون ہے، جو اب بھی نہ پکار اٹھے گا۔ کہ واقعی مسلم لیگ کے خدشات بجا تھے۔ اور ملک کی تقسیم ہی ایک ایسی چیز تھی جو مسلمانوں کو ایسی جھگڑالو قوم کے شر سے محفوظ کر سکتی تھی۔

دراصل کانگرس کو یہ بیماری ہے کہ وہ ان حدود وقیود سے ہمیشہ تجاوز کر جاتی ہے۔ جن حدود وقیود کے ماتحت وہ کسی برطانوی پیشکش کو منظور کر لینے کا اقبال کرتی ہے۔ اس کی اسی طماعی کا نتیجہ ہے کہ اس ملک کی گتھیاں سلجھنے میں نہیں آتیں۔ ایک طرف تو خود ہندوستان کے لئے برطانوی کامن ویلتھ میں نوآبادیات کا درجہ قبول کر رہی ہے۔ اور دوسری طرف غیر علاقہ جات پر اپنا اقتدار ٹھونسنے کی کوشش کرتی ہے کانگرس اس سے زیادہ نہیں لے سکتی۔ جتنا اس کو دیا گیا ہے۔ یا جتنا اس نے لینا قبول کر لیا ہے۔ وہ ابھی تک اسی زعم میں مبتلا ہے۔ کہ وہ انگریز کی ہر معاملہ میں جانشین ہے۔ حالانکہ اس کے سپرد کردہ علاقہ کو وہی حیثیت اور درجہ حاصل ہے جو پاکستانی علاقے کو اور ہندوستان برّاعظم ہندوستان کا صرف ایک ٹکڑا ہی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ کیا وجہ ہے کہ پاکستانی علاقہ کو اصل اور ہندوستان کو علیحدہ بالفعل علاقہ نہ سمجھا جائے۔ کانگرس علاقہ کا صحیح مقام وہی ہے۔ جو آخری برطانوی تجویز میں اس کا مقرر کیا گیا ہے۔ اور جسکو بالآخر قبول کر لیا گیا ہے یعنی پاکستان اور ریاستیں اپنی اپنی جگہ اس طرح پوری پوری آزاد و خودمختار ہیں۔ جس طرح کانگرسی علاقہ اور کسی کو کسی پر کوئی اقتداری تفوق حاصل نہیں ہوگا

بہشتی مقبرے میں

از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

صبحدم تڑپا گئی جب یاد سرور شاہ کی — کوئے جاناں میں گیا حسرت ہے میں نے آہ کی
فلسفہ، منطق، حدیث و فقہ میں استادِ کل — فہم قرآنی میں وہ درجہ کہ سب نے واہ کی
صاحبِ علم و عمل خوش خلقی میں ضرب المثل — انتظام و نظم میں تکریم لا اکراہ کی
خوب کی انوار پاشی اور دکھائی بالخصوص — بر فروغ الوصیت شانِ مہر و ماہ کی
مسلکِ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ پر رہے ثابت قدم — کی نہ ہرگز آرزو تحصیلِ عز و جاہ کی
ختم ان پر ہو گئی پابندی صوم و صلوٰۃ — با جماعت لے کے یہ شوق و ذوق قُلْ یٰۤاَیُّہَا کی
ظاہر و باطن میں یکساں حسن کی تصویر تھے — یوسفی انداز میں تفسیرِ اِلَّا اللّٰہ کی
مصلح موعود کی الفت میں ایسے محو تھے — فکر تھی کچھ بھی نہ اپنے خیمہ و خرگاہ کی
حافظ و ناصر خدا ہو اور مبارک ہو ادا — حشر تک پھولے پھلے اولاد سرور شاہ کی

از سرِ اقرار تو "جنت میں سرور شاہ" لکھ
فوت کی تاریخ اکملؔ مردِ حق آگاہ کی

نوٹ: اقرار کے سر یعنی الف کا عدد "جنت میں سرورشاہ" کے اعداد میں داخل کرنے سے تاریخ ۱۳۲۶ھش نکلتی ہے

رباعی

"انقلاب"

کر دور ہموم و اضطرابِ عالم
ہے تیرے سپرد احتسابِ عالم
اے احمدی نوجوان اے قوتِ فاش
اٹھ تھام لوائے انقلابِ عالم

تمیں بنیانی

اسلامی توحید کا مقام

از مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل

اگرچہ اسلام کے علاوہ بعض دوسرے مذاہب بھی توحید کو پیش کرتے ہیں۔ اور انکے ماننے والے توحید کے دعویدار اور مدعی ہیں۔ مگر جس توحید خالص کو اسلام نے پیش کیا ہے۔ اس کی نظیر مذاہب عالم میں نہیں پائی جاتی

قرآن کریم میں ایک مسلمان کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ قل ھو اللہ احد (اخلاص) کہ اے مسلم کہہ دو کہ اللہ ایک ہے۔ یعنی نہ اس کی ذات میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ صفات میں اور نہ ہی اسباب کو خدا کے ساتھ شریک قرار دیا جائے اور اس طرح سچے معنوں میں توحید کے عقیدہ کو اختیار کیا جائے

روایات کی بنا پر مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول ہو گذرے ہیں اور سب کے متعلق وہ قرآنی تعلیم کے ماتحت معصوم عن الخطاء ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سید الانبیاء قرار دیتے ہیں۔ مگر باوجود یہ مرتبہ اور درجہ دینے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی ذات یا صفات میں شریک یا حصہ دار نہیں ٹھہراتے اور اس طرح خالص توحید کو ذات باری تعالےٰ کے ساتھ مخصوص کرتے ہیں۔

قرآن شریف اور احادیث میں اسلامی توحید کے قیام کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خدائی صفات کی نفی کی گئی ہے۔ چنانچہ علم غیب جو صفات الٰہیہ میں بہت بڑی صفت ہے۔ اس کی نفی آیت قل لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء سے کی گئی ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ انصاری لڑکیوں نے جب اپنے گانے میں یہ کہا کہ وفینا نبی یعلم ما فی غد (بخاری) تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تردید فرمائی۔ اور فرمایا۔ کہ ایسا مت کہو۔ اور دوسرے اچھے گانے جو گاتی ہو وہ گاتی رہو

صحابہ کرام کی اسلامی توحید کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس اعلیٰ درجہ کی تربیت فرمائی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر جب یہ سوال پیدا کیا گیا کہ حضور کی وفات نہیں ہو سکتی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ممبر نبوی پر چڑھ کر اس کی تردید فرمائی اور اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا "من کان منکم یعبد محمداً فان محمداً قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حیّ لا یموت" (بخاری) کہ اے لوگو جو تم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا اور انہیں خدا قرار دیتا تھا۔ اسے آج سمجھ لینا چاہیئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو وفات پا گئے ہیں۔ اور وہ خدا نہ تھے اور جو تم میں سے اللہ کی عبادت کرتا تھا۔ اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ وہ ذات ہے جو زندہ ہے اور جس پر کبھی موت وارد نہ ہوگی اب دیکھو باوجودیکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف عام انسانوں میں بلکہ خدا کے برگزیدہ انبیاء میں بھی بہت بڑا درجہ حاصل ہے اور آپ حسب عقیدہ مسلمانان عالم نبیوں کے سردار ہیں۔ مگر پھر بھی صحابہ کرام نے اسلامی روح اور آنحضرت کی تربیت کے نتیجہ میں آپ کو خدا کا درجہ کبھی نہیں دیا۔ بلکہ آنجناب کو خدا کا عبد اور اس کا رسول قرار دیا۔ چنانچہ کلمہ شہادت میں اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ کہا جاتا ہے اور یہ عجیب بات ہے اور خدا کی فعلی شہادت اس میں کام کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ کہ معمولی معمولی پیروں اور فقیروں کی قبروں پر سجدہ ہوتا ہے اور نادان لوگ اس طرح اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ان پیروں اور فقیروں کو خدا سے جا ملاتے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر ایسا نہیں ہوتا اور اس بارہ میں آنحضرت کی وصیت بھی تھی۔ جو یہ تھی :- لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد ولا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسے ابن مریم (بخاری) کہ اللہ تعالےٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے۔ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ اے لوگو اس بات کے پیش نظر میری یہ وصیت ہے۔ کہ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کی بیجا اور حد سے زیادہ تعریف کی اور اسے خدا بنالیا اس طرح سے میری بیجا اور حد سے زیادہ تعریف نہ کی جائے اور مجھے خدائی منصب نہ دیا جائے۔ اس وصیت کا یہ اثر ہے کہ آج ساڑھے تیرہ سو سال سے اوپر عرصہ گذرتا ہے۔ مگر کبھی ایسا وقت نہیں آیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت کی خلاف ورزی ہوئی ہو

مندرجہ بیان سے اسلامی توحید کے مقام کا پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ اسلام انسان کو توحید خداوندی میں کس مقام پر دیکھنا چاہتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کے متعلق عرض کیا جاچکا ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ میں کیسے پختہ تھے۔ موجودہ زمانہ میں جبکہ اپنے اور بیگانوں نے اسلامی توحید میں کئی قسم کی رخنہ اندازی کی صورتیں پیدا کر دی تھیں۔ یہ مقام توحید سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اس بارہ میں پختہ عقیدہ رکھتی ہے۔ اور خدا کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک قرار نہیں دیتی۔ مگر دوسرے لوگوں میں ایسی مثالیں اور نظائر پائے جاتے ہیں۔ کہ نادانی اور جہالت سے بعض نفع رساں اشخاص کی وفات پر ایسے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ جو نامناسب ہونے کے علاوہ خلاف شریعت بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً فوت ہونے والے شخص کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص تو بے نظیر تھا۔ اور اس جیسا سب کو بننا چاہیئے۔ حالانکہ قرآن کریم لیس کمثلہ شیٔ اور بے نظیر ہونے کی صفت خدا کی ذات کے ساتھ مخصوص قرار دیتا ہے اور صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (احزاب) کہ اے لوگو یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ کہ اے رسول کہدو اے لوگو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ خدا تم سے محبت کرنے لگ جائیگا۔ اور اس طریق سے تم خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔

ان آیات سے ثابت ہے۔ کہ ہمیں زید اور بکر خواہ وہ ہمیں کیسے ہی محبوب اور پیارے ہوں کے اسوہ حسنہ اختیار کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہی اس قابل ہے۔ کہ اسے اختیار کیا جائے۔ ونعم ما قال المسیح الموعود علیہ السلام ؎

جانم فدا شود برہ دین مصطفےٰ
ایں است کام دل اگر آید میسرم

پس چاہیئے کہ ہم اسلامی توحید کے اس مقام کو سمجھیں۔ اور اپنے قول و فعل میں اسے ملحوظ رکھیں۔ اور بالیقین جانیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اور اتباع ہی انسان کو خدا کا محبوب بناتی ہے۔ اور اس کے سوا ضلالت ہی ضلالت ہے ؎

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

حصہ وصیت میں اضافہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے مندرجہ ذیل احباب نے اپنے حصہ وصیت میں اضافہ فرمایا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ خداوند تعالیٰ ان تمام دوستوں کو دینی اور دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرماوے اور بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

(۱) محمد عثمان صاحب واقف زندگی بلوچستان ۱/۱۰ سے ۱/۸ حصہ کر دیا ہے۔ (۲) عبدالحق صاحب [illegible] کارکن تحریک جدید ۱/۹ سے ۱/۸ حصہ کر دیا ہے۔ (۳) قربان حسین صاحب کوئٹہ ۱/۱۰ سے ۱/۹ حصہ کر دیا ہے۔ (۴) ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب ملازم ملٹری ۱/۱۰ سے ۱/۹ حصہ کر دیا ہے۔ (۵) آمنہ بیگم صاحبہ [illegible]

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

محمد خلیل صاحب انبالہ

۵ تا ۲۰ اپریل ۱۹۴۷ء

دو اشخاص نے جو زیر تبلیغ تھے بیعت کی دو اور اشخاص زیر تبلیغ ہیں۔ اُن کے لئے درخواست دعا ہے۔

شیخ عبد القادر صاحب مبلغ لاہور

(از یکم اپریل تا ۲۹۔ اپریل ۱۹۴۷ء)

تین خطبات جمعہ دیئے۔ ایک لیکچر دیا۔ دو مقامات کا دورہ کیا۔ ۸۰ کس کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۵۴ میل سفر کیا

مولوی عبد المالک خان صاحب مبلغ حیدر آباد دکن

یکم تا ۱۰۔ اپریل ۱۹۴۷ء

دو یوم ایک پادری صاحب سے مناظرہ ہوا صداقت حضرت مسیح موعود پر دو لیکچر تربیتی دیئے تین مقامات کا دورہ کیا۔ ۳۰۸ افراد کو تبلیغ بذریعہ ملاقات کی۔ ریل اور بس میں تقریباً ۷۰۰ میل کا سفر کیا۔ اورنگ آباد کی جماعت کے بجٹ کی تشخیص کی گئی۔ وقف جائداد وصیت و دیگر احکام حضرت امیر المومنین کی تعمیل کی گئی۔

مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ رانچی صوبہ بہار

یکم تا ۳۰۔ اپریل ۱۹۴۷ء

ایک خطبہ جمعہ دیا۔ تین مقامات کا دورہ کیا۔ ۳۰۰ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی ۳۰۰ میل بذریعہ موٹر و رکھشا سفر کیا۔ بارہ اشخاص نے بیعت کی۔ جن کے بیعت فارم روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مبلغ ــــ لکھنؤ

۱۷۔ اپریل تا یکم مئی ۱۹۴۷ء

ایک خطبہ جمعہ اور ایک تربیتی لیکچر دیا۔ تین مقامات کا دورہ کیا۔ چار کس کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی تفسیر کبیر اور حدیث کے بارہ درس دیئے

سید احمد علی صاحب مبلغ کراچی

۲۶۔ اپریل تا ۲۰۔ اپریل ۱۹۴۷ء

پانچ تقریریں پبلک میں کیں۔ کراچی شہر کے دس مقامات کا دورہ کیا۔ ۸۵ کس کو انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ ۷۰ تبلیغی و تربیتی درس دیئے ۴۴ میل ٹرام وغیرہ کے ذریعہ تبلیغی سفر کئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات جماعت کو سناتا رہا۔

شیخ عبد الرحیم صاحب سوداگر چرم دار الفتوح قادیان

تبلیغی رپورٹ مورخہ یکم مئی ۱۹۴۷ء

ایک شخص ساکن فیض پورہ وہاڑیوالی سے ۴ گھنٹہ صداقت حضرت مسیح موعود پر بحث کی گئی۔ اُس کے بعد سلسلہ کی بعض کتابیں مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ ایک صاحب کو حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی "میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران" یا تباہیوں کی طرف متوجہ کیا گیا۔ اور حوالہ دکھلایا گیا۔ کئی دوستوں کو تبلیغی خطوط لکھے اور بعض کو سلسلہ کا لٹریچر بھیجا گیا۔ بعض لوگوں سے ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ ایک مخالف سے پانچ یوم تک سلسلہ کے متعلق گفتگو کی۔ بالآخر اُس نے سلسلہ کے خلاف گالیاں دینے سے توبہ کی۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

قوموں کی زندگی کا انحصار مسلسل قربانیوں پر ہے

کیا آپ کی جماعت کے ہر فرد نے تحریک حفاظت مرکز میں حصہ لیا ہے؟

ہر وہ دوست جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر خوشی سے لبیک نہیں کہتا۔ اور قربانی کرنے سے ہچکچاتا ہے۔ وہ اپنے عمل سے یہ ظاہر کرتا ہے کہ ابھی اس کے ایمان میں نقص ہے۔ اور اس نے بیعت کے مفہوم کو ابھی تک نہیں سمجھا قوموں کی زندگی کا انحصار مسلسل قربانیوں پر ہے۔ پس اگر تمہیں زندگی کی خواہش ہے اور تم چاہتے ہو کہ اپنی حقیر قربانیاں خدا کی راہ میں پیش کر کے سرخرو ہو جاؤ۔ تو فوراً حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھو۔ اور اپنے خدا کے دیئے ہوئے مال کو خدا کی راہ میں وقف کرنے کی سعادت حاصل کرو۔

خدا کے کام بہرحال پورے ہو کر رہیں گے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اس کے ارادوں میں روک نہیں ہو سکتی۔ مگر خوش نصیب ہے وہ جس کو قربانی کی توفیق ملتی ہے سچا مومن وہی ہے جو وقت پر قربانی کرے۔ اور بعد میں پچھتانے سے بچ جائے پس ہمت کرو۔ اور آگے بڑھو۔ اپنے ارادوں کو بلند کرو۔ اور اپنے عمل میں پختگی پیدا کرو۔ حفاظت مرکز کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ جون ہے۔ جو بہت قریب آگئی ہے۔ اور کئی جماعتوں کے وعدے ابھی باقی ہیں۔ وعدوں کی موجودہ رفتار بہت سُست ہے۔ جماعتوں کو فوری طور پر اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ میعاد مقررہ گذر جانے کے بعد ان کو حسرت رہے کہ کاش ہم بھی اس تحریک میں
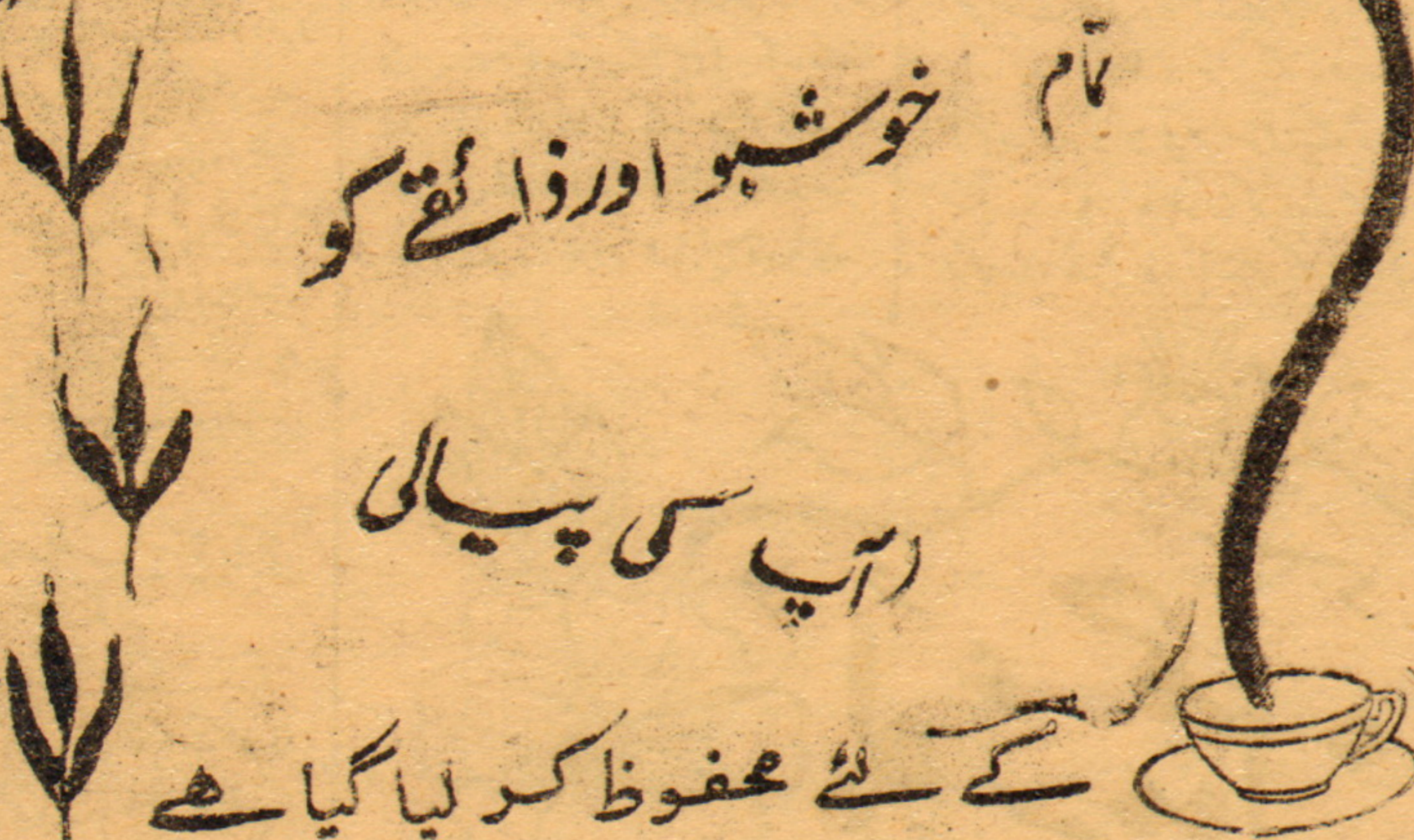
شامل ہو جاتے ہیں جملہ جماعتوں کے عہدہ داروں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے ہر فرد کا وعدہ حفاظت مرکز فوراً ارسال کریں۔ خصوصاً سیکرٹریاں مال کو چاہیئے۔ کہ وہ اس بات کی پڑتال کریں۔ کہ کیا ان کی جماعت میں کوئی ایسا فرد تو نہیں ہے۔ جو اس تحریک میں شامل نہ ہوا ہو۔ اور اگر کوئی ایسا دوست ہو تو اس پر حضور کی اس تحریک کی اہمیت کو واضح کر کے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں

(ناظر بیت المال)

امرائے صدران و سیکرٹریان امور عامہ

جماعتہائے احمدیہ توجہ فرمائیں!

پیشتر ازیں اخبار الفضل میں دو بار اعلان کر دیا جا چکا ہے۔ کہ سیکرٹریاں امور عامہ اپنی سالانہ رپورٹ کارگذاری بابت سال ۴۷-۱۹۴۶ء (از یکم مئی ۱۹۴۶ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء) ۳۰/۵/۴۷ تک دفتر نظارت امور عامہ میں بھجوا دیں اس کے بعد ۵/۶/۴۷ تک مہلت دی گئی تھی۔ مگر اس وقت تک صرف محلہ دارالبرکات غربی اور جماعت لاہور کی طرف سے رپورٹ آئی ہے۔

اب پھر تیسری بار بذریعہ اعلان ہذا سیکرٹریان امور عامہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ امراء اور صدران جماعتہائے احمدیہ اس رپورٹ کے بھجوانے کے پورے ذمہ دار ہیں مہربانی کر کے وہ اپنے سیکرٹریان سے رپورٹیں تیار کرا کر فوراً بھجوا دیں۔ بہت تاخیر ہو چکی ہے۔ (نظارت امور عامہ)

رسالہ تجارتی مخبر کے خریداروں کے نام اطلاع

دفتر تجارت کا رسالہ تجارتی مخبر بعض مجبوریوں کی بنا پر شائع نہیں ہو سکا۔ عنقریب شائع کیا جاوے گا۔ احباب کچھ دن انتظار کریں:۔

حسن محمد خان عارف ایڈیٹر رسالہ تجارتی مخبر

یوم سیرۃ النبی یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ۲۹ جون ۱۹۴۷ء مطابق ۲۹ احسان ۱۳۲۶ ہش مقرر ہے (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے
آپ کی بیش بہا ملکیت آپ کی آنکھیں
اگر آپ اپنی آنکھوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔ تو ایک کارڈ لکھ کر آنکھوں کے متعلق
دواخانہ نورالدین رضؓ کا شائع کردہ رسالہ آپ کی بیش بہا ملکیت آپ کی آنکھیں مفت
منگوائیں۔ انشاء اللہ اس سے آپ کو فائدہ پہنچیگا۔
ہر قسم کی طبی ضرورتوں کے لئے دواخانہ نورالدینؓ قادیان کو لکھیں
سرمہ مبارک فی تولہ دو روپے آٹھ آنے
یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے بے حد مفید ہے۔
ملنے کا پتہ:- دواخانہ نورالدینؓ قادیان
کلام الٰہی کے شیدائیوں کو خوشخبری
قرآن مجید کا مستند ترجمہ شائع ہو گیا!!
قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ بچوں کو بچپن ہی سے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھانا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ بچپن ہی سے انکی زندگی پر قرآنی رنگ چڑھ جائے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کے لئے بارہا جماعت کو توجہ دلا چکے ہیں۔ اور حضور یہ خواہش کئی دفعہ فرما چکے ہیں کہ ہر احمدی کو قرآن مجید کا ترجمہ آنا چاہیئے۔ تا یہ جماعت احمدیہ کا ایک امتیازی نشان بن جائے
مکتبہ احمدیہ نے حال ہی میں قرآن مجید مترجم شائع کیا ہے جس کی مدد سے قرآن مجید کا ترجمہ بہت آسانی سے سیکھا جا سکتا ہے اسکی چند خصوصیات یہ ہیں
(۱) یہ ترجمہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فاضل اجل حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کا کیا ہوا ہے۔ اسلئے ترجمہ کی صحت پر پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے ترجمہ کا مسودہ حضرت میر صاحب رضؓ کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہمارے پاس موجود ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ کی مرکزی لائبریری میں رکھدیا گیا ہے (۲) حاشیہ پر نہایت مفید تفسیری نوٹ ہیں جنمیں مشکل آیات حل کی گئی ہیں۔ یہ تفسیری نوٹ بڑی بڑی ضخیم تفسیروں کا نچوڑ ہیں (۳) ترجمہ تحت اللفظ ہے۔ اسلئے قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے والوں کیلئے بہت مفید اور معاون ہے (۴) یہ نظارت تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ کا منظور کردہ ہے (۵) اسکے عربی متن کی کتابت یسرنا القرآن کی مقبول عام طرز کتابت پر کرائی گئی ہے (۶) ترجمہ تحت اللفظ ہونیکے ساتھ ہی نہایت آسان اور عام فہم بھی ہے:-
ھدیہ:- جلد معمولی دس روپے جلد آئیل کلاتھ ساڑھے گیارہ روپے شادی کے موقعہ پر جہیز میں دینے کیلئے آئیل کلاتھ کی جلد بہت اعلیٰ تحفہ ہے!
ملنے کا پتہ:- مکتبہ احمدیہ قادیان

دستور ساز اسمبلیوں کیلئے ممبروں کا انتخاب

لاہور ۲۴ جون - گورنر پنجاب نے ایک اعلان میں بتایا ہے - کہ اب جبکہ پنجاب دو حصوں میں تقسیم ہوگیا ہے ہندوستان اور پاکستان کی دستور ساز اسمبلیوں کے لئے از سر نو ممبروں کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا - ۴ جولائی کو صبح ۹ بجے اسمبلی چیمبر میں مشرقی پنجاب کے ممبران اسمبلی کا اجلاس ہوگا - جس میں وہ ہندوستان کی موجودہ دستور ساز اسمبلی کے لئے نمائندے منتخب کریں گے - اسی تاریخ کو ۱۰ بجے صبح مغربی پنجاب (مسلم) کے ممبران اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوگا - اور وہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے لئے اپنے ممبر منتخب کریں گے مشرقی بلاک کے اجلاس کے صدر سردار کپور سنگھ ہوں گے - اور مغربی پنجاب کے بلاک میں دیوان بہادر سنگھا صدارت کے فرائض سر انجام دیں گے -

سر خضر حیات خاں کا بیان

لاہور ۲۴ جون - متحدہ پنجاب کے آخری وزیر اعظم ملک خضر حیات خاں ٹوانہ نے ایک بیان میں تقسیم پنجاب پر افسوس کا اظہار کیا ہے - آپ نے کہا - افسوس کہ آخر پانچ دریاؤں کی تاریخی وادی اپنی وحدت کھو بیٹھی - اور پنجاب دو حصوں میں منقسم ہوگیا پنجاب کی تقسیم کسی کے لئے بھی خوشی کا باعث نہیں ہوسکتی سینکڑوں برس سے پنجابی مذہب کے اختلافات کے باوجود نہایت محبت کے ساتھ پہلو بہ پہلو رہتے تھے - ان کے فوائد ایک دوسرے کے ساتھ متعلق ہو چکے تھے - اور وہ اقتصادی ضروریات کے لئے ایک دوسرے سے وابستہ تھے صوبہ کی تقسیم سے صوبہ کی اقتصادی ترقی کو بہت نقصان پہنچے گا - اور کسی فریق کو بھی اس سے فائدہ نہ ہوگا -

اپنے بیان کے آخر میں سر خضر حیات خاں نے اپیل کی ہے کہ پنجاب کے باشندوں کو چاہیئے - کہ اب بھی پنجاب کو ایک رکھنے کی کوشش کریں -

ضروری خبریں

پاکستان میں اچھوتوں کو جداگانہ انتخاب کا حق دیا جائیگا!

مسٹر شہید سہروردی کا بیان

کلکتہ ۲۴ جون - بنگال کے وزیر اعظم مسٹر ایچ - ایس سہروردی نے ایک بیان کے دوران میں اچھوت اقوام کو یقین دلایا ہے کہ مشرقی اور شمالی بنگال کی پاکستان حکومت میں ان کے مفاد کا اسی طرح خیال رکھا جائے گا جس طرح کہ بنگال کی مسلم لیگی حکومت آج تک ان کے مفاد کا خیال رکھتی رہی ہے

بیان کو جاری رکھتے ہوئے مسٹر شہید سہروردی نے کہا کہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی عنقریب نیا دستور مرتب کرنے والی ہے - میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ دستور مرتب کرنے میں اچھوت اقوام کی خواہشات کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے گا - اور اگر وہ اپنے سیاسی اور تمدنی حقوق کی حفاظت کے خیال سے جداگانہ انتخاب کا مطالبہ کریں گے - تو بلاشبہ ان کی یہ امیدیں بر آئیں گی -

آپ نے اچھوت اقوام کو یقین دلاتے ہوئے کہا چونکہ پاکستان کی حکومت عوام کی بہتری کے اصول پر قائم کی جائے گی اس لئے اچھوت اقوام پاکستان میں ایک ایسی حکومت کے مقابلے میں کہ جو سرمایہ داروں کے شکنجے میں جکڑی ہوئی ہوگی - اپنے آپ کو ہر لحاظ سے بہتر حالت میں پائیں گے -

آپ نے بتایا کہ تعلیم کے بارے میں جو مراعات بنگال کی موجودہ مسلم لیگی حکومت نے ان کو دے رکھی ہیں - بنگال کی پاکستان حکومت میں بھی وہ قائم رہیں گی - نیز آپ نے ان کو یقین دلایا کہ سرکاری ملازمتوں میں بھی آبادی کے تناسب کے مطابق ان کو پورا پورا حق دیا جائے گا -

پاکستان میں سفیر نامزد کرنے کی سزا

نئی دہلی ۲۳ جون - معلوم ہوا ہے کہ آجکل ہندوستان کی مرکزی حکومت ریاست ٹراونکور کے خلاف کوئی سخت اقدام کرنے والی ہے - جس کی وجہ سے خطرہ ہے کہ ابھی سے ہندوستانی حکومت اور ریاست کے مابین تعلقات خراب ہو جائیں گے -

یہ اقدام اس بنا پر کیا جا رہا ہے کہ ریاست ٹراونکور نے حال ہی میں خان بہادر عبد الکریم ریٹائرڈ انسپکٹر جنرل آف پولیس کو پاکستان کے واسطے اپنا سفیر نامزد کیا ہے آجکل مرکزی حکومت ٹراونکور کے ان اشخاص کی نشان دہی کر رہی ہے کہ جو مرکزی حکومت کے مختلف محکمہ جات میں ملازم ہیں - ٹراونکور کے بہت سے باشندے مرکزی حکومت میں اس وقت بہت اہم جگہوں پر کام کر رہے ہیں - جن میں سے ایک عبوری حکومت کی رکنیت بھی ہے -

مغربی پنجاب میں لیگ پارٹی کی قیادت؟

لاہور ۲۳ جون - معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کی نمائندہ اسمبلی کے ۷۵ مسلم لیگی ممبران میں سے ۵۳ ممبروں نے تحریری طور پر ملک فیروز خاں نون سے درخواست کی ہے کہ وہ مغربی پنجاب کی لیگ پارٹی کی قیادت اپنے ہاتھ میں لے لیں -

پاکستان کیلئے تین ارب روپیہ

نئی دہلی ۲۳ جون - معلوم ہوا ہے کہ سر آغا خاں نے پاکستان کے علاقہ میں نئے بنک اور فیکٹریاں قائم کرنے کے لئے تین ارب روپیہ مخصوص کرنے کا فیصلہ کیا ہے - اس روپیہ سے وسیع پیمانے پر کمپنیاں اور فیکٹریاں قائم کی جائیں گی -

پٹھانستان کا نعرہ

بنوں ۲۴ جون - عبد الغفار خاں نے ایک تقریر میں کہا - اگر مسلم لیگ آزاد پٹھانستان کی بنیاد پر مصالحت کرنے کے لئے تیار ہو تو میں اور میرے رفقاء پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں آئین وضع کرنے کی خاطر شریک ہونے کے لئے تیار ہیں - آپ نے کہا ہم صرف اس صورت میں سرحد کے ہونے والے ریفرنڈم میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں جبکہ پٹھانوں سے اس سوال پر رائے لی جائے کہ وہ آزاد پٹھانستان بنانا چاہتے ہیں یا پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں - آپ نے کہا پٹھانوں سے یہ پوچھنا درست نہیں ہے کہ وہ ہندوستان میں رہنا چاہتے یا پاکستان میں -

پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے تعلقات

لنڈن ۲۳ جون - اخبار ٹائمز کے نامہ نگار نے یہ خیال ظاہر کیا ہے - کہ عرب لیگ کو پاکستان کے قیام سے گہری دلچسپی ہے شاید دیگر اسلامی ممالک بھی پاکستان سے دوستانہ روابط قائم کرنے کی کوشش کریں - افغانستان کے سامنے بھی یہ تجویز رکھی گئی ہے - کہ اسے پاکستان میں شامل ہو جانا چاہئے بعض حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ جلد یا بدیر مشرق وسطے کے تمام اسلامی ممالک کا ایک مضبوط بلاک قائم ہو جائے گا - اور پاکستان بھی اس میں شامل ہوگا -

پاکستان آئین ساز اسمبلی کے قانونی مشیر

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب

معلوم ہوا ہے کہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب مشیر قانونی بھوپال پاکستان آئین ساز اسمبلی کے مشیر قانونی مقرر کئے جائیں گے -

انڈونیشیا میں وفاقی حکومت کا قیام

بٹاویہ ۲۱ جون - انڈونیشیا کی آزاد حکومت کے وزیر اعظم ڈاکٹر سوٹان شہریر نے ڈچ حکومت کی تجاویز کے مطابق انڈونیشیا میں عبوری عرصہ کیلئے وفاقی حکومت کا قیام منظور کر لیا ہے وفاقی حکومت کے قیام کی تجویز ولندیزی گورنر جنرل نے اپنے ۲۷ مئی کے میمورنڈم میں پیش کی تھی -